حضرت سیدہ
آمنہ رضی اللہ عنہا
اور
نجاسا لابواء شریف
ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی
PhD Punjab University
صراطِ مستقیم پبلی کیشنز
0315,0321-9407699

نام کتاب

ترتیب مولانا محمد فیاض قادری فرقانی

تخریج و تہذیب مفتی محمد عرفان علی جلالی

باہتمام ——— محمد آصف علی جلالی، شیخ محمد سرور اویسی

تعداد ——— 1100

صفحات ——— 48

معاونین

علامہ عنصر القادری جلالی، علامہ محمد کاشف رضوی جلالی، علامہ فیصل محمود نقشبندی جلالی

ملنے کے پتے

مرکز صراط مستقیم جلالی شریف 0302-4303623

جلالیہ صراط مستقیم گجرات 0300-6216496

مکتبہ صراط مستقیم دریا خاں بکھر 0333-5482748

مکتبہ صراط مستقیم ایڈریس سنٹر سیالکوٹ 0332-8608888

مکتبہ صراط مستقیم چوکی 0312-4580877

سل سبیل کتاب گھر جی ٹی روڈ دینہ 0321-5427918

مکتبہ غوثیہ کراچی 0300-2196801

مکتبہ ضیاء السنہ ملتان 0306-6521197

مکتبہ الجاہد بھیرہ 0300-4115088

احمد بک کارپوریشن راولپنڈی 0300-5412583

مکتبہ برکاتہ المدینہ (کراچی) 0321-3531922

مرکز صراط مستقیم 0333-8173630

صراط مستقیم پبلیکیشنز، 0321-9407699

فہرست

پہلے اسے پڑھیں

پیر طریقت، رہبر شریعت، جامع المنقول والمعقول، حاوی الفروع والاصول،

بحر العلوم، کنز العلماء، مفکر اسلام، عظیم مذہبی سکالر، حضرت علامہ مولانا

ڈاکٹر مفتی محمد اشرف آصف جلالی صاحب دامت برکاتہم العالیہ،

(خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ مقدسہ بریلی شریف، انڈیا)

کا یہ رسالہ 12 محرم الحرام 1420ھ بمطابق 29 اپریل 1999ء کو ''سنی قلم سوسائٹی لاہور'' کی جانب سے بار اول ایک ہزار (1000) کی تعداد میں شائع کیا گیا۔

''سنی قلم سوسائٹی'' قبلہ امام جلالی زید مجدہ نے حافظ محمد آصف، مولانا محمد عمر صاحب ودیگر احباب کو ملا کر ابتدائی طور پر ایک اشاعتی تنظیم بنائی تھی۔

بحمد اللہ تعالیٰ اب اس رسالہ کو دوبارہ تخریج وتصحیح کے ساتھ پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

1۔ آپ کے افادات کو باقی رکھتے ہوئے الفاظ کی نوک پلک سنوار کے تحریری انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

2۔ تمام آیات مبارکہ اور احادیث مبارکہ کا متن، قرآنی رسم الخط والے سافٹ ویئر سے پیسٹ کیا گیا ہے۔

3۔ آیات قرآنیہ کا ترجمہ حتی المقدور کنز الایمان شریف سے لیا گیا ہے۔

4۔ اصل ماخذ تک پہنچنے کے لیے آیاتِ مُقدَّسہ، اَحادیثِ مبارکہ، توضیحی عبارات، فقہی جزئیات اور دیگر مواد کی مکمل تخریج کی کوشش کی گئی ہے۔

5۔ پروف ریڈنگ پر خصوصی توجہ دی گئی ہے تاکہ حتی الامکان تحریری غلطی سے بچا جاسکے، مگر پھر بھی بتقاضائے بشریت کمی وبیشی ممکن ہے۔

6۔ اہل علم حضرات سے گزارش ہے کہ اگر کوئی فنی غلطی پائیں تو اصلاح کی نیت سے مطلع فرمائیں، ادارہ ان کا شکر گزار ہوگا۔

اس کتاب میں جو بھی خوبیاں ہیں وہ یقیناً اللہ عزَّ وَجَلَّ کے فضل و کرم اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کی عطاؤں، اور کنز العلماء مفکر اسلام امام جلالی صاحب زید مجدہ کی پُرخلوص دعاوں کا نتیجہ ہے۔

اور جو بھی خامیاں ہوں ان میں ہماری کوتاہ فہمی کا دخل ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پاک اور بلند بارگاہ میں دعا ہے کہ اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور سب مسلمانوں کے لئے ذریعہ نجات بنائے

آمین ثم آمین

بجاہ النبی الکریم الامین

علیہ التحیة والتسلیم

منجانب: شعبہ تحقیق وتدوین تحریک صراط مستقیم پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الاھداء

یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم!

آپکی عظیم والدہ ماجدہ، طیبہ طاہرہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل ومناقب کا گلدستہ جو اس عاجز کے قلم کی کاوش ہے، آپ ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں پیش کرتا ہوں، مجھے یہ بھی احساس ہے کہ میری فکر نارسا اور قلم نا آشنا ہے جبکہ یہ بارگاہ نہایت بلند و بالا اور ارفع و اعلیٰ ہے، لیکن رجائے قبولیت اور امید کرم بھی کچھ کم نہیں۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم!

یہ تحریر آپ کی بارگاہ میں ھدیہء مودت بھی ہے اور سانحہ ابواء شریف پر نالہ تعزیت بھی۔

رب ذوالجلال اس دور آزمائش میں ہمیں سرخرو ہونے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

ایک نہایت گناہگار امتی

محمد اشرف آصف جلالی

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت

کتنے ادب سے نام لوں ام رسول ﷺ کا
لازم ادب بہت ہے اصل الاصول کا
بنت وہب مقام ہے تیرا بڑا بلند
چرچا ہے سب بہاروں میں اک تیرے پھول کا
جب سے سنا ہے تربت ام نبی کا حال
ڈستا ہے اژدھا مجھے رنج و ملول کا
جس نگاہ میں ام نبی کا حیاء نہ ہو
کیا جانے مرتبہ وہ ابواء کی دھول کا
محور ہو جس کے دین کا قبروں کی دشمنی
مجرم ہے وہ خدا کا خدا کے رسول ﷺ کا
بغض نبی ہو جس کے افعال سے عیاں
وارث ہے ابوجہل کا ابن سلول کا
پرستش صرف خدا کی ہے مانیں جو ہم ولی
یہ واسطہ ہیں رب کی رضا کے حصول کا
آصف کی یا الٰہی تجھ سے ہے یہ دعا
ڈنکا بجاؤں ہر جگہ عشق رسول ﷺ کا

از رشحات قلم: کنز العلماء امام جلالی دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم

سید المرسلین رحمۃ للعالمین احمد مجتبیٰ جناب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فضائل ومناقب کے اعلیٰ مناصب پر فائز ہیں۔

حافظ ابن کثیر کہتے ہیں جب حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقد نکاح حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا اس وقت بھی آپ اعلیٰ اوصاف سے متصف تھیں ابن کثیر کے لفظ ہیں:

وھی یومئذ سیدۃ نساء قومھا

''آپ اس وقت اپنی قوم کی خواتین کی سردار تھیں۔''

(البدایہ والنھایہ :تزویج عبدالمطلب ابنہ عبداللہ من آمنۃ بنت وھب الزھریۃ، جزء2، رقم الصفحۃ249، مکتبۃ المعارف)

ابن کثیر نے حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے والد وھب بن عبد مناف کے بارے میں لکھا ہے:

ھو یومئذ سید بنی زھرۃ سنا وشرفا

''وہ اس وقت عمر اور شرافت دونوں لحاظ سے بنی زھرہ کے سردار تھے۔''

(البدایہ والنھایہ :تزویج عبدالمطلب ابنہ عبداللہ من آمنۃ بنت وھب الزھریۃ، جزء2، رقم الصفحۃ249، مکتبۃ المعارف)

المعلم بطرس البستانی نے قرمانی کا قول نقل کیا ہے:

اعطاھا اللہ تعالی من الجمال والکمال ما کانت تدعی بہ حکیمۃ قومھا

''اللہ تعالیٰ نے حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو وہ جمال اور کمال عطا فرمایا تھا جس کی وجہ سے آپ کو اپنی قوم کی حکیمہ کہا جاتا تھا۔''

(دائرۃ المعارف للمعلم بطرس البستانی ،المجلد1، رقم الصفحۃ:137)

(شرح الزرقانی، المقصد الاول، ذکر تزویج عبداللہ آمنۃ، جزء: 1، رقم الصفحۃ 195، دار الکتب العلمیۃ)

چونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے روزِ ازل سے منتخب کر لیا تھا کہ سید عالم ﷺ کے نور کا قبل از ظہور سب سے آخری مستقر آپ کو بنایا جائے، لہٰذا آپ اسی نور کے لیے مخصوص رہیں اور آپ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلے اور نہ ہی بعد میں کسی اور سے نکاح کیا۔

ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم الاندلسی کہتے ہیں:

لم یکن لھا زوج غیر عبد اللہ والد رسول اللہ ﷺ لا قبلہ ولا بعدہ

''حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (نبی اکرم ﷺ کے والد) کے علاوہ کوئی خاوند نہیں تھا، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیساتھ نکاح سے پہلے اور نہ ہی آپ کے بعد۔'' (جمہرۃ انساب العرب، بنو ہاشم، نسب عبداللہ بن عبدالمطلب، جزء: 1، رقم الصفحۃ: 7،)

پھر حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظمت اور فضیلت کی سب سے بڑی اور اہم وجہ ان کا امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی والدہ ماجدہ ہونا ہے۔

اسلامی تعلیمات میں یہ بات طے شدہ ہے کہ بیٹے کے نیک کاموں سے والدین کو ثواب کا حصہ ملتا ہے، جن کے فرزند ارجمند سید المرسلین ﷺ ہوں جن کے ہر سانس میں لاکھوں کروڑوں عبادتیں کٹی ہوئی تھیں، یقیناً ان کے والدین کریمین کا مرتبہ و مقام بہت ہی بلند ہے۔

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں:

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِیہِ أُلْبِسَ وَالِدَاہُ تَاجًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ...... الخ

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے قرآن مجید پڑھا اور اس کے احکامات پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا''

۱۔(سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، باب فی ثواب قراءة القرآن، جزء:1

، رقم الصفحة:543، رقم الحدیث1455، دار الکتاب العربی)

۲.(مشکوة المصابیح، کتاب فضائل القرآن، الفصل الثانی، جزء: 1، رقم الصفحة

:484، رقم الحدیث2139، المکتب الاسلامی)

۳۔(مسند ابی یعلی، مسند معاذ بن انس، جزء: 3 رقم الصفحة: 65، رقم الحدیث

:1493، دار المامون للتراث)

۴۔(کنز العمال، کتاب الایمان، الباب السابع فی تلاوة القرآن و فضائله، الفصل

الاول فی فضائله، جزء:1، رقم الصفحة:813، رقم الحدیث2335، مؤسسة الرسالة)

جب قرآن مجید پڑھنے اور عمل کرنے والے کا یہ عالم ہے کہ اس کی وجہ سے اس کے والدین کو یہ اعزاز حاصل ہوگا، تو جس کے سینہ پر قرآن نازل ہوا اور جس کا نوری پیکر قرآن مجید کی مجسم تفسیر ٹھہرا تو ان کے والدین کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کتنا بڑا اعزاز ہوگا!

ہمارے آقا و مولا ﷺ جس کپڑے میں کچھ وقت تک جلوہ گر رہے، اس کے بارے میں حدیث شریف میں آتا ہے، حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

هَـذِهِ جُبَّةُ رَسُولِ اللّـهِ ﷺ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُهَا، فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضَي نَسْتَشْفِي بِهَا .رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''یہ نبی اکرم ﷺ کا جبہ ہے، یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھا، جب آپ کا وصال ہوگیا تو جُبّہ میں نے لے لیا، اسے نبی اکرم ﷺ پہنا کرتے تھے، ہم اسے مریضوں کے لیے دھوتے ہیں اور اس کے سبب شفاء چاہتے ہیں۔

(مشکوة المصابیح، کتاب اللباس، الفصل الاول، جزء:2، رقم الصفحة: 482، رقم الحدیث4425، المکتب الاسلامی واللفظ له)

(مسلم کتاب اللباس والزینة، باب تحریم استعمال اناء الذهب والفضة علی الرجال والنساء، جزء6، رقم الصفحة:139، رقم الحدیث 5530، دار الجیل)

(السنن الكبرى، كتاب الصلوة، باب العلم فى الحرير، جزء: 2، رقم الصفحة: 233، رقم الحديث: 4381، مجلس دائرة المعارف)

جب ایک کپڑے کو محض اس نورانی بدن کا لباس بننے کی وجہ سے عظیم مرتبہ ومقام حاصل ہوا، کہ اس کی وجہ سے مریض شفاء پانے لگے تو جس بطن انور میں نبی اکرم ﷺ نو ماہ تک جلوہ گر رہے تو اس عظیم ماں کو اللہ تعالیٰ نے کتنے مناقب عطا فرمائے ہونگے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

أنه ليس فى الأرض بقعة أكرم على الله من بقعة قبض فيها نفس نبيه ﷺ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک زمین کے اس مقام سے زیادہ عزت وشرافت والی کوئی جگہ نہیں جہاں اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کی روح قبض کی گئی تھی۔

۱۔(الو فا لا بن جوزى، الباب الثانى والثلاثون فى ذكر موضع قبره ﷺ، جزء: 2، رقم الصفحة: 797، مكتبة نوريه رضويه فيصل آباد)

۲۔(سبل الهدى، جماع ابواب بعض فضائل المدينة الشريفة، الباب الثامن فى تفضيلها على البلاد، جزء: 3، رقم الصفحة 316، دار الكتب العلمية)

وعدہ الٰہی کو پورا کرنے کے لیے جس جگہ روح قبض ہوئی اس کی اتنی شرافت ہے، تو جس محل ومقر میں اور جس عظیم والدہ کے بطن میں سید کائنات ﷺ کی روح پھونکی گئی، اس کا کتنا مقام اور مرتبہ ہوگا۔ مقام قبض روح کا یہ مرتبہ ہے تو موضعِ نفخ روح کا کتنا مرتبہ ہوگا۔

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حضور جنات کا خراج عقیدت

حضرت ام سماعۃ بنت ابی رھم اپنی والدہ سے روایت کرتی ہیں، ان کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال کے وقت پاس تھیں، انہوں نے حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال پر جنوں کے تعزیتی اشعار سنے جن میں سے انہوں نے کچھ یاد کر لیے ،اور وہ یہ ہیں

نبکی الفتاۃ البُرۃ الأمینۃ

ذَات الُجمال العِفَّۃ الرزینۃ

ترجمہ: ہم ایک نوعمر نیک اور امانت دار خاتون کو روتے ہیں جو کہ باجمال پاکدامن اور وقار والی ہیں۔

زَوُجَۃ عبد اللہ و القرینۃ

أم نَبِی اللہ ذِی السکینَۃَ

ترجمہ: وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ محترمہ اور رفیقہ حیات تھیں ،اللہ تعالیٰ کے صاحب سکینہ نبی کی والدہ ہیں۔

وَصَاحب الُمِنبُر بِالُمَدِینَۃِ

صَارَت لَدَی حفرتھا رھینۃ

ترجمہ: وہ نبی مدینہ شریف میں منبر رکھنے والے ہیں ،سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا اپنی لحد میں محو آرام ہوگئی ہیں۔

۱۔(المواھب اللدنیۃ، مقصد الاول، ذکر وفاۃ امہ وما یتعلق بابویہ، جزء: 1، رقم الصفحۃ 102، المکتبۃ التوفیقیۃ)

۲۔(شرح الزرقانی،، مقصد الاول، ذکر وفاۃ امہ وما یتعلق بابویہ، جزء: 1، رقم الصفحۃ:307، دار الکتب العلمیہ)

۳۔(سبل الھدی والرشاد، جماع ابواب بعض الامور الکائنۃ بعد مولدہ، الباب الاول فی وفاۃ امہ آمنۃ بنت وھب، جزء:2، رقم الصفحۃ: 121، دار الکتب العلمیہ)

۴۔(الخصائص الکبری، باب ما وقع عند وفاۃ امہ ، جزء: 1، رقم الصفحۃ: 136، دار الکتب العلمیہ)

۵۔(تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس ، للامام حسین بن محمد الدیار بکری ، جزء:1، رقم الصفحۃ 230)

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور امت مسلمہ

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیساتھ مسلم امہ ہمیشہ اپنی عقیدت کسی نہ کسی طرح ظاہر کرتی رہی، اس کی بین دلیل یہ ہے کہ صحابیات میں سے سات صحابیات کا نام آمنہ ملتا ہے، حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ کی ایک صاحبزادی کا نام آمنہ تھا، ایسے ہی حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک صاحبزادی کا نام بھی آمنہ تھا، ایسے آمنہ رملیہ ایک بہت بڑی ولیہ تھیں جن سے حضرت امام احمد بن حنبل ایسی شخصیات دعا کے لیے کہتی تھیں۔

(دائرة المعارف للمعلم بطرس البستانی ،المجلد1، رقم الصفحة:137)

بہت سے مسلم مفکرین نے نظم ونثر کی صورت میں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں خراج تحسین پیش کیا ہے۔

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سید عالم ﷺ کی نعت

ابو نعیم نے بطریق زہری، حضرت ام سماعۃ بنت ابی رھم سے روایت کیا ہے، وہ اپنی والدہ سے روایت کرتی ہیں ان کی والدہ نے کہا:

شَهِدت آمِنَة أم رَسُول الله ﷺ فِی علتها الَّتِی مَاتَت فِيهَا وَمُحَمّد غُلَام يَقع لَهُ خمس سِنِين عِنْد رَأسهَا فَنَظَرت إِلَى وَجهه ثمَّ قَالَت

میں نبی اکرم ﷺ کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس بیماری میں ان کے پاس حاضر تھی جس کی وجہ سے ان کا وصال ہو گیا، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس وقت پانچ سال کے تھے (اس بارے میں روایات مختلف ہیں زیادہ صحیح روایت چھ سال والی ہے) حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کے چہرہ انور کی طرف دیکھا اور جو نعت پڑھی اس کے اشعار یہ ہیں:

بَارک اللہ فِیک من غُلام

یَا ابُن الَّذِی من حومۃ الُحمام

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تجھے برکتیں عطا کرے اے بیٹے، اے اس باپ کے بیٹے جس نے موت کے ہجوم سے۔

نجا بعون الُملک المنعام

فو دی غَدَاۃ الضَّرُب بِالسَّھَامِ

ترجمہ: نجات پائی اللہ تعالیٰ کی مدد کیساتھ، تیروں کے ساتھ قرعہ اندازی کی صبح، اس باپ کا فدیہ دیا گیا۔

بِمِائَۃ من إبل سوام

اِن صَحَّ مَا أَبُصرت فِی الُمَنَام

ترجمہ: سواونٹوں کیساتھ جو چرنے والے تھے، اگر وہ بات ٹھیک ہے جو مجھے خواب میں دکھائی گئی ہے۔

فَأَنت مَبُعُوث إِلَی الُأَنَام

من عِنُد ذِی الُجَلال وَالُإِکُرَام

ترجمہ: آپ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے لوگوں کے لیے اپنے رسول ہونے کا اعلان کریں گے۔

تبُعَث فِی الُحل وَفِی الُحَرَام

تبُعَث بالتحقیق وَالُإِسَلام

ترجمہ: تم حلال وحرام کے سلسلے میں اور تحقیق واسلام میں بحیثیت نبی ذمہ داری نبھاؤ گے۔

دین أبیک البر إبراھام

فالله أنهاک عَن الأصنام

ترجمہ: جو تمہارے نیک باپ حضرت ابراھیم علیہ السلام کا دین ہے، اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر میں تجھے بتوں سے روکتی ہوں۔

ان لا توالیھا مَعَ الأقوام

ترجمہ: کہ تم قوموں سمیت بتوں سے کوئی تعلق نہ رکھنا۔

۱۔(الحاوی للفتاوی،مسالک الحنفا فی والدی المصطفیٰ، ذکر ادلة المقدمة الثانیة، جزء:3، رقم الصفحة:628، دار الکتاب العربی)

۲۔(المواھب اللدنیة، مقصد الاول، ذکر وفاة امه وما یتعلق بابویه، جزء: 1، رقم الصفحة102، المکتبة التوفیقیة)

۳۔(الخصائص الکبری، باب ما وقع عند وفاة امه ، جزء: 1، رقم الصفحة:134، دار الکتب العلمیه)

۴۔(سبل الھدی والرشاد، جماع ابواب بعض الامور الکائنة بعد مولده، الباب الاول فی وفاة امه آمنة بنت وهب، جزء2، رقم الصفحة:121، دار الکتب العلمیه)

۵۔(تاریخ الخمیس :۱/۲۲۹، بیروت. زرقانی علی المواھب:۱/۳۱۰،لبنان)

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا آخری پیغام

حضرت ام سماعة بنت ابی رھم کی والدہ روایت کرتی ہیں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آخری وقت میں جب اپنے عظیم فرزند کی تعریف وتوصیف میں اشعار پڑھے تو پھر حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا:

کل حَیّ میت وکل جَدِید بَال وکل کَبِیر یفنی وَأنا میتة وذکری بَاقٍ وَقد ترکت خیرا وَولدت طهرا ثمّ مَاتَت

۱۔(الحاوی للفتاوی،مسالک الحنفا فی والدی المصطفیٰ، ذکر ادلة المقدمة

الثانية، جزء:3، رقم الصفحة:628، دار الكتاب العربي)

۲۔(مواهب اللدنيه، المقصد الاول، ذكر رضاعه ﷺ، جزء:1، رقم الصفحة102،المكتبة التوفيقية)

۳۔(سبل الهدى والرشاد، الباب الاول في وفاة امه آمنة بنت وهب، جزء: 2، رقم الصفحة:121، دار الكتب العلمية)

۴۔(الخصائص الكبرى، باب ما وقع عند وفاة امه ، جزء: 1، رقم الصفحة: 135، دار الكتب العلمية)

ہر جاندار کو بے جان ہونا ہے، ہر نئی چیز پرانی ہونے والی ہے، ہر بڑا فنا ہونے والا ہے، میں فوت ہو جانے والی ہوں میری یاد باقی رہے گی، میں خیر چھوڑ کے جا رہی ہوں اور میں نے طاہر کو جنم دیا ہے پھر آپ فوت ہو گئیں۔"

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گذشتہ اشعار اور اس فرمودہ سے یہ پتا چلتا ہے کہ آپ کس قدر راسخ العقیدہ مؤمنہ تھیں اور آپ کو اپنے عظیم لختِ جگر پر کتنا فخر تھا، آپ کی بات سچ ثابت ہوئی کہ کئی صدیاں گزر گئی ہیں مگر آپ کا ذکر مزید بڑھتا جا رہا ہے۔

ابواء شریف

لغوی تحقیق: ابواء، ہمزہ مفتوحہ یا ساکن، واؤ مفتوحہ اور الف ممدودۃ کے ساتھ ہے۔

امام یاقوت الحموی (التوفی 626ھ) نے کہا: بعض لوگوں کا خیال ہے، ابواء کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ کسی زمانے میں یہاں کوئی وباء پڑی جس وجہ سے اس مقام کو ابواء کہا جانے لگا، یاقوت الحموی کا کہنا ہے اگر بات یوں ہی ہوتی تو پھر چاہیے تھا کہ نام اوبا پڑتا نہ کہ ابواء یا پھر قلب کا قول کرنا پڑے گا۔

لغت کے عظیم عالم ثابت بن ابی ثابت کا کہنا ہے:

سميت الأبواء لتبوء السيول بها

''ابواء کو ابواء اس لیے کہا جاتا ہے کہ سیلاب کا پانی یہاں آ کر ٹھہرتا ہے۔'' پانی پیچھے ڈھلوانوں سے آ کے ادھر پڑتا ہے یوں ٹھہرنے کو تبوء کہا جاتا ہے، اسی سے ابواء نام مشہور ہو گیا۔

یاقوت الحموی نے اس وجہ تسمیہ کو احسن قرار دیا۔

حموی نے مزید کہا ہے:

وسئل كثير الشاعر لم سميت الأبواء أبواء فقال لأنهم تبوأوا بها منزلا

بہت سے شعراء سے پوچھا گیا کہ ابواء کو ابواء کیوں کہا جاتا ہے؟ تو انہوں نے کہا: اس لیے کہ لوگوں نے یہاں پڑاؤ ڈالا۔

بعض لوگ اسے بوٗ کی جمع سمجھتے ہیں اور بوٗ اس چمڑے کو کہتے ہیں کہ جب اونٹنی کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اس کا چمڑا اتار کر اس میں بھس وغیرہ بھر لیا جائے تا کہ اسے دیکھ کر اونٹنی دودھ دے۔ یہ سب کچھ معجم البلدان سے ہے۔

۱. (معجم البلدان، یا قوت الحموی، باب الهمزة و الباء، جزء: 1، رقم الصفحة: 79، دار الفکر)

۲. (معجم ما استعجم، حرف الالف، الهمزة و الباء، جزء: 1، رقم الصفحة: 102، عالم الکتاب)

بوٗ کی یہی تفصیل (القاموس المحیط ،۴/۷/۳۰) میں بیان کی گئی ہے۔ یہ تفاصیل شیخ صفی الدین بغدادی (المتوفی ۷۳۹ھ) کی (مراصد الاطلاع علی الاسماء الامکنہ والبقاع، ۱/۱۹) میں بھی ہے

ابواء شریف کی تاریخی اہمیت

اس روایت کے مطابق سید عالم نورِ مجسم ﷺ کی عمر مبارک چھ برس تھی جب آپ نے اپنی والدہ کے ساتھ مدینہ شریف کی طرف سفر کیا،

(مدارج النبوة، باب دوم، جزء2، رقم الصفحة79، طباعة اول 1977ء، نوریہ رضویہ)

اس سفر کی ایک غرض تو یہ بیان کی جاتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے دادا جان حضرت عبدالمطلب کے ننھیال مدینہ شریف میں تھے کیونکہ حضرت عبدالمطلب کی والدہ بنی عدی بن

نجار سے تھیں جو کہ مدینہ شریف کا ایک مشہور قبیلہ تھا، تو حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کو لے کر آپ ﷺ کے دادا جان کے رشتہ داروں سے ملنے کے لیے گئیں،

(سیرت حلبیہ: ۱/۱۰۵)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے:

بدیدنِ اخوال پدر او از بنی نجار.

(مدارج النبوۃ، باب دوم، جزء2، رقم الصفحۃ24، طباعۃ اول 1977ء، نوریہ رضویہ)

کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم ﷺ کو آپ کے باپ کے ننھیال سے ملنے کے لیے لے گئیں۔"

ابنِ اثیر نے کہا ہے

کانت قدمت به المدینة علی أخواله من بنی عدی ابن النجار

(الکامل فی التاریخ، ذکر مولد رسول الله ﷺ، جزء: 1، رقم الصفحة:160، بیروت)

(تاریخ الطبری، ذکر مولد رسول الله ﷺ، جزء: 1، رقم الصفحة: 458، دار الکتب العلمیة)

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم ﷺ کو بنی نجار میں آپ ﷺ کے ننھیال کے پاس لے کر آئیں۔"

اصل میں وہ ننھیال تو حضرت عبدالمطلب ہی کے تھے مجازاً حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نبی اکرم ﷺ کے بھی قرار دیئے گئے، کیونکہ باپ دادا کے ایسے اقربا خلاف کی طرف منسوب کئے جاسکتے ہیں، بعض مؤرخین نے دوسری غرض یہ بتائی ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سید عالم ﷺ کو آپ ﷺ کے والدِ گرامی کے مزار شریف کی زیارت کے لیے ساتھ لے گئیں۔

حموی نے لکھا ہے:

أن عبد الله والد رسول الله ﷺ كان قد خرج إلى المدينة يمتار تمرا فمات بالمدينة فكانت زوجته آمنة بنت وهب...... تخرج في كل عام إلى المدينة تزور قبره فلما أتى على رسول الله ﷺ ست سنين خرجت به زائرة لقبره

(معجم البلدان، يا قوت الحموى، باب الهمزة والباء،

جزء:1، رقم الصفحة:79، دار الفكر)

حضور نبی اکرم ﷺ کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ شریف میں کھجوروں کے کاروبار کے سلسلے میں گئے ہوئے تھے کہ وہیں وفات پا گئے، آپ کی زوجہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہر سال آپ کی قبر کی زیارت کے لیے مدینہ شریف جاتیں، جب رسول اللہ ﷺ کی عمر چھ سال تھی اس وقت حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ ﷺ کو بھی ساتھ لیا تا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر شریف کی زیارت کریں۔

اس بات میں بھی اختلاف ہے کہ اس سفر میں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ کون کون تھے، ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبدالمطلب آپ کے ساتھ تھے۔

(الكامل فى التاريخ، ذكر مولد رسول الله ﷺ، جزء: 1، رقم الصفحة:160، بيروت)

ایک روایت میں ہے کہ جناب ابوطالب ساتھ تھے، جیسا کہ

(معجم البلدان، یاقوت الحموی، باب الھمزة والباء، جزء:1، رقم الصفحة:79، دار الفکر)

میں ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ نہ حضرت عبدالمطلب ساتھ تھے اور نہ ہی جناب ابوطالب ساتھ تھے، بلکہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضور سید عالم ﷺ کے ساتھ آپ کی خادمہ امِ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں جو آپ کو اپنے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ورثہ میں ملی تھیں۔

(سیرتِ حلبیہ :۱/۱۰۶۔تاریخ الخمیس :۱/۲۲۹)

جب یہ تین مقدس نفوس پر مشتمل قافلہ مدینہ شریف پہنچا تو بنی نجار کے ایک آدمی تابعہ کے دار التابعہ میں تشریف لے گئے، یہاں اسی دار میں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک تھی۔

(تاریخ خمیس:۱/۲۲۹)

سیدِ عالم ﷺ نے یہاں ایک ماہ تک قیام کیا اور یہاں کے درودیوار سے کافی مانوس ہو گئے چنانچہ جب آپ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ شریف پہنچے، تو اس جگہ کی اور اپنی والدہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یاد تازہ کیا کرتے تھے۔

دیار بکری کہتے ہیں:

فَکَانَ رَسُولُ اللہ ﷺ یذکر أمورا کَانَت فِی مقامه ذٰلِک وَنظر إِلَی الدَّار فَقَالَ ھَا ھُنَا نزلت بِی أُمّی وأحسنت العوم فِی بِئر بنی عدی بن النجار وَکَانَ قوم من الْیَھُود یَخْتَلِفُونَ ینظرُونَ إِلَیْهِ قَالَت أم أیمن فَسمِعت احدھم یَقُول ھُوَ نَبِی ھَذِه الْأمة وَھَذِه دَار ھجرته

ا .(الخصائص الکبری، باب ماظھر من الآیات عند قدومه ﷺ مع امه المدینة جزء:1، رقم الصفحة 135، دار الکتب العلمیة)

۲.(مواهب اللدنيه، المقصد الاول، ذكر رضاعه ﷺ، جزء: 1، رقم الصفحة102، المكتبة التوفيقية)

۳.(شرح الزرقاني،، مقصد الاول، ذكر وفاة امه وما يتعلق بابويه، جزء: 1، رقم الصفحة:307، دار الكتب العلميه)

۴.(الطبقات الكبرى، ذكر وفاة آمنة ام رسول الله ﷺ، جزء:1، رقم الصفحة:116، دار صادر)

سید عالم ﷺ اس مقام پر کئی امور کو یاد کیا کرتے تھے، آپ نے اس گھر کی طرف دیکھا اور فرمایا مجھے میری والدہ اس جگہ لے کے آئی تھیں، میں نے بنی عدی بن نجار کے کنوئیں میں بہت اچھی تیراکی کی، یہودیوں کے کئی آدمی یکے بعد دیگرے آتے اور میرے طرف دیکھتے، حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میں نے یہودیوں میں سے ایک کو یہ کہتے سنا کہ یہ بچہ اس امت کا نبی ہے اور یہ مدینہ ان کا دار الهجرة ہے۔"

ایسے ہی جب آپ نے بنی نجار کے ٹیلوں کو ہجرت کے بعد دیکھا تو انہیں پہچان لیا تو آپ نے اپنی والدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ گذرنے والے بچپن کے ان اوقات کو یاد کرتے ہوئے فرمایا:

كنت ألاعبُ انيسة جارية من الانصار على هذه الآطام.

ان ٹیلوں پر میں انصار کی ایک چھوٹی سی بچی انیسہ کیساتھ گھومتا تھا۔

۱.(الوفا لابن جوزى: الباب الثلاثون، جزء:1 ، رقم الصفحة:117، مكتبه نوريه)

۲.(الطبقات الكبرى، ذكر وفاة آمنة ام رسول الله ﷺ، جزء:1، رقم الصفحة:116، دار صادر)

۳.(سبل الهدى والرشاد، الباب الاول فى وفاة امه آمنة بنت وهب، جزء: 2، رقم الصفحة120، دار الكتب العلمية)

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات

مدینہ شریف میں ایک مہینہ قیام کے بعد یہ تینوں نفوس مدینہ شریف سے واپس ہوئے کہ ابواء شریف کے مقام پر حضرتِ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہوگیا۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ

سید المرسلین ﷺ کے لیے ایک مزید ابتلاء کا دور شروع ہوگیا، والد تو پہلے ہی وصال فرما چکے تھے، اب پردیسی کے عالم میں والدہ بھی وصال فرما گئیں، تصور تو کیجئے اس پہاڑی سلسلے میں جب سید عالم ﷺ کو والدہ نے داغ مفارقت دیا تو اس وقت آپ کی کیفیت کیا ہوگی، حضرت امِ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی والدہ کے وصال کے پانچ دن بعد آپ کو لیکر مکہ شریف پہنچیں۔

(تاریخ خمیس: ۲۳۰/۱)

جب آپ پانچ دنوں کے بعد حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچے تو حضرت عبدالمطلب نے آپ کو سینے سے لگالیا اور آپ کے ساتھ ایسی نرمی، شفقت اور محبت کا اظہار کیا کہ ایسا کبھی حضرت عبدالمطلب نے اپنے بچوں کے ساتھ بھی نہیں کیا تھا۔

(سیرتِ حلبیہ: ۱۰۶/۱)

ابنِ اسحاق نے کہا ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے دادا جان کے ساتھ ہوتے تھے آپ کے دادا جان حضرت عبدالمطلب کے لیے کعبہ شریف میں ایک بچھونا بچھایا جاتا تھا، حضرت عبدالمطلب کے بیٹے اس بچھونے کے اردگرد بیٹھتے تھے کوئی بھی آپ کے احترام کے پیشِ نظر اس بچھونے کے اوپر نہ بیٹھتا، نبی اکرم ﷺ جب تشریف لاتے، آپ ابھی بالکل بچے تھے آپ اس بچھونے کے اوپر بیٹھ جاتے، آپ کے چچا آپ کو پیچھے ہٹانے کے لیے جب پکڑتے، تب حضرت عبدالمطلب ان کو دیکھتے تو فرماتے:

دعوا ابنى فو الله ان له شانا ثم يجلسه معه عليه ويمسح ظهره بيده و يسرّه مايراه يصنع .

(سیرتِ ابنِ ھشام، کفالة جده عبد المطلب له ورعايته اياه،جزء: 1، رقم الصفحة:141، دار الفكر)

میرے بیٹے کو چھوڑ دیجئے خدا کی قسم ان کی ایک منفرد شان ہے، پھر حضرت عبدالمطلب سید عالم ﷺ کو اپنے ساتھ اس بچھونے پر بٹھا لیتے اور آپ ﷺ کی معصومانہ حرکات حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خوش کرتی رہتیں۔

ابواء شریف ام رسول اللہ ﷺ کا مدفن

حدیث شریف، سیرت، تاریخ، لغت اور جغرافیہ کے ناقابلِ تردید حوالوں سے یہ بات ثابت ہے کہ ابواء شریف وہ عظمت مآب پاک سرزمین ہے جسے ختم المرسلین ﷺ کی والدہ کی آخری آرام گاہ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

ان حوالہ جات کی تھوڑی سی تفصیل ملاحظہ ہو:

نمبر 1: عظیم محدث ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ السہیلی (المتوفی 581ھ) فرماتے ہیں:

فی الحدیث ان رسول الله ﷺ زار قبر امه بالابواء .... الخ۔

حدیث شریف میں ہے نبی اکرم ﷺ نے ابواء شریف کے مقام پر اپنی والدہ محترمہ کی قبر کی زیارت کی۔

اس حدیث شریف کے بارے میں امام سہیلی کہتے ہیں۔

هذا حديث صحيح۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

(الروض الانف، وفاة آمنة و حال رسول الله ﷺ مع جده عبد المطلب، جزء:2، رقم الصفحة:119، داراحياء التراث العربی)

نمبر 2: عظیم سیرت نگار امام عبدالملک بن ھشام (المتوفی 213ھ) فرماتے ہیں:

أَنَّ أُمَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ آمِنَةَ تُوُفِّيَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابْنُ سِتِّ سِنِينَ بِالْأَبْوَاءِ، بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ،

۱. (السيرة النبوية لابنِ هشام على هامش الروض: جزء: 1، رقم الصفحة: 113 مكتبه فاروقيه ملتان)

۲. (السيرة النبوية لابنِ هشام، وفاة آمنة وحال رسول الله ﷺ مع جده عبدالمطلب، جزء: 1، رقم الصفحة: 166، مطبعة المصطفى البابى، مصر)

۳. (الروض الانف، ، وفاة آمنة وحال رسول الله ﷺ مع جده عبدالمطلب، جزء: 2، رقم الصفحة 120، دار احياء التراث)

۴. (تاريخ الطبرى، ذكر مولد رسول الله ﷺ، جزء: 1، رقم الصفحة: 458 دار الكتب العلمية)

سید عالم ﷺ کی عمر مبارک چھ سال تھی جب آپ کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابواء کے مقام پر فوت ہوئیں جو کہ مکہ شریف اور مدینہ شریف کے درمیان ایک جگہ ہے۔

نمبر 3:۔ امام حسین بن محمد دیار بکری (المتوفی 960ھ) فرماتے ہیں:

ماتت امه بالابواء۔

(الخميس فى احوال انفس نفيس، جزء: 1، رقم الصفحة: 229، بيروت)

(المواهب اللدنية، ذكر رضاعه ﷺ، جزء: 1، رقم الصفحة: 101، المكتبة التوفيقية)

نمبر 4:۔ ابنِ اثیر کہتے ہیں:

توفيت امه آمنة وله ست سنين بالابواء .

نبی اکرم ﷺ کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ابواء کے مقام پر وفات پائی، اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ کی عمر چھ سال تھی۔"

(الكامل فى التاريخ، ذكر مولد الرسول ﷺ، وفات ابوای النبی ﷺ جزء: 1، رقم الصحة: 361، دار الكتب العلميه)

نمبر5:۔صاحب سیرتِ حلبیہ فرماتے ہیں:

وفاتها كانت بالابواء ودفنت بها فقد جاء انه ﷺ لما مرّ بالابواء فى عمرة الحديبية قال ان الله اذن لمحمد فى زيارة قبرامه فاتاه واصلحه............

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ابواء میں ہوئی اور یہیں آپ کو دفن کیا گیا، حدیث شریف میں وارد ہے کہ سید عالم ﷺ جب عمرۃ حدیبیہ کے موقع پر ابوا شریف سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کا اذن دیا ہے، آپ قبر شریف کے پاس آئے اور آپ نے قبر کی اصلاح کی یعنی اس کی درستگی فرمائی۔

(سیرتِ حلبیہ: ۱/۱۰۵)

نمبر6:امام ابوزکریا محی الدین نووی (المتوفی 676ھ)،فرماتے ہیں:

ماتت بالابواء مكان بين مكة والمدينة.

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابواء شریف کے مقام پر فوت ہوئیں جو کہ مکہ شریف اور مدینہ شریف کے درمیان ایک جگہ ہے۔

(تهذيب الاسماء واللغات، النبى ﷺ، جزء:1، رقم الصفحة:51، دار الفكر)

نمبر7:۔حافظ ابنِ کثیر (المتوفی 774ھ) فرماتے ہیں:

فماتت بالابواء وهى راجعة .

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابواء شریف کے مقام پر فوت ہوئیں جب کہ آپ مدینہ شریف سے واپس لوٹ رہی تھیں۔

(البداية والنهاية،جزء2، رقم الصفحة279، مكتبة المعارف بيروت)

نمبر8:۔حضرت سید احمد زینی دحلان فرماتے ہیں:

فلما كانت بالابواء توفيت ودفنت بها .

جس وقت حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابواء کے مقام پر تھیں آپ وفات پا گئیں اور یہیں دفن کی گئیں۔" (السیرۃ النبویۃ، ۱/۵۷ بیروت)

نمبر 9:۔حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

چون بابواء که موضع است قریب بمدینه رسیدند آمنه رضی الله تعالیٰ عنها وفات یافت وهم آنجا او را دفن کردند .

جب ابواء کے مقام پر پہنچے جو مدینہ شریف کے قریب ایک جگہ ہے، حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وفات پا گئیں اور یہیں انہوں نے آپ کو دفن کیا۔

(مدارج النبوة: ۲/۲۴ فارسی، مکتبه نوریه رضویه سکهر)

نمبر 10:۔امامِ ابنِ جوزی فرماتے ہیں:

ثم رجعت به امه الی مکة فما کانوا بالابواء توفیت امه آمنة بنت وهب فقبرها هناک.

پھر آپ ﷺ کی والدہ آپ کو لے کر مکہ شریف کی طرف واپس لوٹیں جب وہ ابواء کے مقام پر تھے آپ کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہو گیا، آپ کی قبر وہیں ہے۔

۱ (الوفاء باحوال المصطفی لابنِ جوزی: الباب الثلاثون، جزء: 1، رقم الصفحة: 117، مکتبه نوریه رضویه فیصل آباد)

۲ .(الطبقات الکبری، ذکر وفاة آمنة ام رسول اللهﷺ، جزء: 1، رقم الصفحة: 116، دار صادر)

نمبر 11:۔نامور مؤرخ شیخ احمد بن ابی یعقوب نے لکھا ہے:

و کان وفاتها بموضع یقال له الابواء .

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی وفات اسی جگہ ہوئی جسے ابواء کہا جاتا ہے

(تاریخ یعقوبی، مولد رسول اللهﷺ، جزء: 2، رقم الصفحة: 8، مؤسسة ونشر فرهنگ اهل بیت/دار صادر)

نمبر12:۔امام یاقوت الحموی (المتوفی 626ھ) نے معجم البلدان میں ابواء شریف کے تذکرے میں لکھا ہے:۔

بالابواء قبر آمنة بنت وهب ام النبی ﷺ.

حضور نبی اکرم ﷺ کی والدہ حضرت آمنہ بنت وھب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر ابواء شریف میں ہے۔(معجم البلدان:۱/۷۹ بیروت)

نمبر13:۔شیخ عبداللہ بن عبدالعزیز الاندلسی (المتوفی 487ھ) نے وضاحت سے لکھا ہے:

وبالأبواء توفيت أمه عليه السلام وأول غزواته عليه السلام غزوة الأبواء بعد اثنى عشر شهرا من مقدمه المدينة

”حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابواء شریف کے مقام پر فوت ہوئیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کے غزوات میں سے پہلا غزوہ غزوۃ الابواء ہے جو کہ سید عالم ﷺ کے مدینہ شریف آنے کے بارہ ماہ بعد وقوع پذیر ہوا۔“

(معجم ما استعجم، حرف الالف، الهمزة والباء،جزء: 1، رقم الصفحة102، عالم الكتاب)

نمبر14: شیخ صفی الدین بغدادی (المتوفی 739ھ) نے لکھا ہے:

بالابواء قبر آمنة ام النبی ﷺ.

حضرت محمد ﷺ کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر مبارک ابواء شریف میں ہے۔

(مراصد الاطلاع على اسماء الامكنة والبقاع: جزء: 1،رقم الصفحة:19، دار احياء الكتب العربية)

نمبر 15: المعلم بطرس البستانی نے لکھا ہے:

، توفيت بعد مولد النبى صلى الله عليه وسلم بست سنوات، ودفنت بالأبواء .

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سید عالم ﷺ کی ولادت کے چھ سال بعد فوت ہوئیں اور آپ کو ابواء شریف میں دفن کیا گیا۔ (دائرۃ المعارف: ۱/ ۱۴۷، بیروت)

نمبر 16: سیرت نگار حسین ہیکل مصری نے اپنے سفرنامے "فی منزل الوحی" میں لکھا ہے:

ولا يزال طفلا فى السادسة من عمره حين ذهب مع امه آمنة يزور قبر ابيه فلما ان لهما ان يعود منه ماتت امه و دفنت بالابواء .

سیدِ عالم ﷺ ابھی چھ سال کے تھے جب اپنی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ مدینہ شریف گئے جب واپس ہوئے تو آپ ﷺ کی والدہ ابواء شریف میں وفات پا گئیں اور وہیں دفن کی گئیں۔

نمبر 17: مقدسی بشاری نے اپنی کتاب "معرفة اقالیم" میں ایک فصل "ذکر المواضع مختلف فیھا" کے عنوان سے قائم کی ہے اور اس میں ان قبور کا ذکر کیا ہے جن میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ان میں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر کو اختلافی قرار نہیں دیا گیا۔

(احسن التقاسیم فی معرفة الاقالیم: ۴۶)

نمبر 18: امام ابنِ حجر عسقلانی نے "الاصابہ 1/726" میں ابواء شریف ہی کو حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مدفن بیان کیا ہے۔

نمبر 19:۔ ایسے ہی اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں بھی حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مدفن ابواء شریف بیان کیا گیا ہے۔

ابواء شریف مکہ شریف اور مدینہ شریف کے درمیان ایک جگہ ہے اور یہ مکہ شریف کی بنسبت مدینہ شریف کے زیادہ قریب ہے۔

(الروض الانف، ، وفدة آمنة وحال رسول الله ﷺ مع جده عبدالمطلب، جزء: 2، رقم الصفحة: 119، دار احیاء التراث)

مکہ شریف اور مدینہ شریف کے درمیان جس راستے پر یہ مقام آتا ہے، اس راستے سے ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ متعدد بار گذرے۔

حسین ہیکل نے اپنے سفرنامے، "فی منزل الوحی "میں لکھا ہے:

1۔ سید عالم ﷺ 6 سال کی عمر میں اپنی والدہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہمراہ گذرے۔

2۔ 12 سال کی عمر میں اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ اسی راستے سے گذر کر ملکِ شام گئے۔

3۔ 25 سال کی عمر میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تجارت کے لیے اسی راستے سے سفر کیا۔ جس وقت آپ ﷺ نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہجرت کا سفر کیا تو اس وقت آپ ﷺ نے ساحل سمندر کے راستے سفر اختیار کیا۔

4، 5، 6۔ لیکن حدیبیہ کے سال عمرہ، قضا اور فتح مکہ شریف کے ان تینوں مواقع پر بھی آپ نے ابواء شریف ہی والے اسی راستے کو اپنایا۔

7۔ جبکہ حجۃ الوداع کے وقت بھی آپ ﷺ نے اسی راستے ہی سے سفر کیا۔

(فی منزل الوحی: ۴۴۲)

قارئین! خاکِ ابوا شریف کتنی بلند و بالا ہے کہ جس میں نبی آخر الزمان ﷺ کی والدہ آرام فرما ہوئیں، اس خاک میں وہ مرقد ہے کہ جس کی زیارت کے لیے ارمغان عقیدت لیے وہ ہستی گئی جن کی زیارت کے لیے کائنات کا ذرہ ذرہ ترستا ہے۔

مسلم امہ کے قلب و نظر میں اس سرزمین کا بڑا مقام و مرتبہ ہے اس لیے کہ اس زمین کے بطن میں وہ والدہ ہیں جن کے بطنِ انور میں نو ماہ تک سرورِ کونین ﷺ جلوہ گر رہے۔ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایسی خوش نصیب کائنات میں کوئی خاتون نہیں۔ کیونکہ قرآن مجید میں امہات المؤمنین کو کہا گیا کہ

لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ

کنز الایمان: تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو. (پارہ: 22، سورۃ الاحزاب، الایۃ:33)

تم عورتوں میں سے کسی کی مثل نہیں ہو جب ام المؤمنین کا یہ مرتبہ ہو تو ام النبی ﷺ کا مقام و مرتبہ کتنا بلند ہوگا۔

﴿سانحہ ابواء شریف﴾

ایک خبر جس سے سر چکرا جائے، دل افسوس کے بوجھ تلے کراہنے لگے، روح تڑپ جائے، ضمیر چونک اٹھے، بدن تپش آمادہ ہو جائے، احساس رونے لگے اور غیرتِ ایمانی جوش میں آجائے وہ خبر اس صدی کے عظیم سانحہ کی ہے جو نجدیوں کے ہاتھوں مقام ابواء پر رونما ہوا کہ سید المرسلین تاجدار کونین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ حضرت سیدۃ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزارِ مقدس کو یوں مسمار کیا گیا کہ قبر کی جگہ کئی فٹ گہرا گڑھا نکال دیا گیا۔

ہائے یہ خبر!

کیا کسی عیسائی یا یہودی کے کرتوت کی ہے؟ کیا دار الحرب کے کسی حربی کافر کے جرمِ عظیم کی ہے؟ کیا جنگل کے وحشی درندے کی درندی کی ہے؟

نہیں یہ خبر بظاہر کسی یہودی کی سیاہ کاری کی ہے، نہ کسی عیسائی کی مکاری کی، بلکہ ایک اسلام کے دعوے دار امتی کی، اپنے نبی علیہ السلام سے عقیدت کی ہے۔

یہ دار الحرب کے حربی کافر کی نہیں بلکہ دار الاسلام کے اپنے تئیں موحد کی ایک بہت بڑی نیکی کی خبر ہے۔

یہ کسی وحشی درندے کی درندگی کی نہیں بلکہ جبے میں ملبوس ایک پارسا کی نرم مزاجی کی خبر ہے۔

مجھے سمجھ نہیں آ رہی کیونکہ اس امتی کے وطیرے پر تو یہودی بھی شرما جائے گا۔

دارالاسلام کے اس موحد کی نیکی پر دارالحرب کے کافر کو بھی ندامت ہوگی۔

جبے میں ملبوس اس پارسا کی نرم مزاجی پر تو بھیڑیا بھی اپنی خونخواری پر کوتاہ خیال کرے گا۔ اُف!

اتنا ظلم ام رسول ﷺ کے ساتھ، یقین نہیں آتا کسی کے ضمیر نے گوارہ کیا ہوگا؟

وہ داستانِ ظلم جس کے ہر جملے کا سر زخمی ہے، جس کے ہر لفظ کی آنکھ پر نم ہے، جس کے ہر حرف کے سینے میں رنج والم ہے،

کروں تو کیسے بیان کروں؟

آؤ جو لوگ حجاز شریف میں یہ کرب ناک منظر دیکھ کر آئے اور غیرت ایمانی کی وجہ سے اس ظلم پر چپ نہ رہ سکے ان کے الفاظ پڑھ لیجیے:

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

☆ ☆ ☆ ☆

☆ ☆ ☆

☆ ☆

☆

سانحہ ابواء شریف کے متعلق استفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم

محترمی ومکرمی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کی خدمت میں یہ معروضات اس امید سے پیش کئے جارہے ہیں کہ آپ عاشقانِ رسول مقبول، آقائے نامدار، شفیع المذنبین، سید الاولین والآخرین، آقا، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کی صفِ اول کے علم بردار ہیں اور حضور ﷺ کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مراتب واحترام سے باخوبی واقف ہیں۔

امر واقع یہ ہے کہ یہ حقیر راقم الحروف سید محمد اخلاق اپنے محترم المقام پیر بھائیوں جناب طارق اکرام صاحب اور جناب محمد رحمت اللہ صاحب کے ساتھ سفر پر روانہ ہوا۔ اس رمضان مبارک میں جب ہم تینوں، ہمسفر مدینہ شریف سے مکہ مکرمہ کی جانب، براستہ مقام بدر، ابواء شریف کے نزدیک سرکارِ دو عالم ﷺ کی پیاری والدہ ماجدہ سیدہ طاہرہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار مبارک پر حاضری کی نیت پر پہنچے تو ہم تینوں نے یہ روح فرسا منظر دیکھا کہ

1۔ مزار شریف کی جگہ کو نہ صرف بلڈوزر (Bulldozer) سے منہدم کیا جاچکا تھا بلکہ

2۔ ایکسیویٹر (excavator) استعمال کر کے جگہ کو کئی فٹ گہرائی تک کھود کر تلپٹ کر دیا گیا تھا۔

3۔ پہاڑ کی وہ چوٹی جس پر یہ مزار شریف واقع تھا اسے (bulldozer) سے کاٹ کر پہاڑی کی ایک جانب دھکیل کر گرا دیا گیا تھا۔

4۔ مزار شریف سے متعلق وہ پتھر جن پر ماضی میں زائرین نے نشاندھی کی نیت سے سبز رنگ کر دیا تھا، ان میں سے کچھ پہاڑی کی ڈھلوان پر پڑے ہوئے تھے اور کچھ پہاڑ سے نیچے ایک چھوٹی سی ڈھیری کی شکل میں پڑے تھے۔

مندرجہ بالا انتہائی دردناک اور ناقابلِ برداشت گستاخانہ افعال کے علاوہ

5۔ مزار شریف کے نزدیکی چڑھائی کے راستے میں شیشے توڑ کر ڈال دیئے گئے ہیں اور غلاظت کے ڈھیر لگا دیئے گئے ہیں۔

اس حالت کو دیکھ کر انتہائی اذیت، کرب اور پریشانی کے عالم میں مختصر قیام کر کے فاتحہ پڑھنے کے بعد ہم جوں ہی پہاڑی سے نیچے اترے تو ایک سعودی حکومتی اہل کار نے ہم سے سخت کلامی کی اور اپنے ساتھ تھانے چلنے کو مجبور کیا۔

یہ موقعہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اصل صورتِ حال سے آگاہ فرمانے کا سبب یوں فرمایا کہ معمول کے خلاف تھانہ ہی بند تھا۔

اس پر وہ اہل کار ہمیں مقامی مطوّع (حکومتی مذہبی افسر) کے پاس لے گیا اور اس کے سپرد کرتے ہوئے کہنے لگا کہ

”اگر مجھے عمرہ کے لیے مکہ مکرمہ نہ جانا ہوتا تو ان کو اچھی طرح سبق سکھاتا“

یہ کہہ کر وہ روانہ ہو گیا اور جو مطوّع تھا اس نے تقریباً آدھا گھنٹہ تک وہابیہ

مذہب پر ہمیں لیکچر دیتے ہوئے یوں کہا کہ تم ہندو پاکستان کے رہنے والے، قبروں پر چادریں چڑھاتے ہو اور خوشبوئیں ڈالتے ہو اور یہ کہ تم ہندو پاکستان کے رہنے والے بدعقیدہ، شرک کرتے ہو اور ہمارے مذہب وہابیہ کا مذاق اڑاتے ہو جبکہ سچا مذہب تو ہمارا وہابیہ ہی ہے، جس کے بانی محمد بن عبدالوہاب ہیں جو بہت عظیم تھے۔

اپنی بکواس کو جاری رکھتے ہوئے اس نے مزید یہ کہا کہ تم (نعوذ باللہ) کس کافرہ کی قبر پر فاتحہ پڑھنے آئے ہو وہاں تو اب کچھ نہیں ہے، اسے تو ہم کہیں اور لے جا چکے ہیں اور ہمیں وہابیہ مذہب پر کتابچے دیکر یہ اندیشہ ظاہر کرتے ہوئے چھوڑ دیا کہ ''مصیبت یہ ہے کہ اگر میں تمہیں چھوڑوں تو کہیں تم لوگ اس واقعہ کو اخباروں میں نشر کروگے اور اگر تم نے تصاویر لی ہیں تو وہ بھی شائع کروگے، بس آئندہ اس طرف رخ مت کرنا'' یہ کہتے ہوئے ہمیں جانے دیا۔

مطوع (مذہبی اہلکار) کی تمام بکواس سننے کے بعد ہم سکتہ میں آگئے اور فوراً ہمارے دماغ میں پہاڑی کا منظر دوبارہ امڈ آیا اور وہ خدشہ جو ہمیں وہاں محسوس ہوا تھا، جب پہاڑ کی چوٹی تین سے چار فٹ گہرائی تک تلپٹ ہو چکی ہے تو لحد مبارک پر کیا بیتی ہوگی یعنی منتقلی یا جسدی نقصان، دونوں میں سے کس اذیت کی جرات انہوں نے کی ہوگی۔ یہ امر اس کی باتوں سے واضح ہوگیا:

اس دل آزار واقعہ کو من وعن آپ کے سامنے پیش کرتے ہوئے آپ سے التماس ہے کہ علم شریعت محمدی ﷺ کی رو سے اپنی مذہبی اور علمی بصیرت سے مندرجہ ذیل پہلوؤں پر قرآن وحدیث کے ساتھ روشنی ڈالئے۔

1۔ ہر مسلمان کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کریمین کے صاحبِ ایمان ہونے کے بارے میں پختہ یقین ہونا چاہیئے۔

2۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر مبارک کی پامالی اور بے حرمتی اور نامعلوم جگہ پر بے دردی سے تبدیلی کا کوئی شرعی جواز نہیں اور یہ کسی طور جائز نہیں۔

3۔ اس گستاخانہ فعل کے کرنے والے افراد یا ایسا فعل کرنے والے اصحابِ اقتدار یا اس افسوسناک فعل میں کسی طرح بھی ملوث افراد شریعت کے لحاظ سے نہ صرف قابلِ مذمت ہیں بلکہ قابلِ سزا بھی ہیں اور ان سے دوستی رکھنا قطعی جائز نہیں۔

4۔ سید الشہداء، جنت البقیع شریف، جنت معلیٰ شریف اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد ماجد اور دیگر کئی حضرات کے مزارات، موجودہ حکمران اور مذہبی اہلکار کے حکم سے شہید کیے جا چکے تھے۔

اب کہ انہوں نے والی کائنات ﷺ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار مبارک کو بھی بے حرمتی سے شہید کر دیا ہے تو ان سے اس بات کا شدید خدشہ ہے کہ کہیں یہ عناصر حضور علیہ الصلوٰۃ واسلام کے روضۂ پرنور کی بھی بے حرمتی نہ کر بیٹھیں (جیسا کہ وہابی مذہب کا بانی اپنی کتابوں میں اس بات کا اظہار کر چکا ہے) اس واقعہ کے بعد عالمِ اسلام اور سر براہانِ عالمِ اسلام، علماء کرام، مشائخ عظام، دانشوروں، ادیبوں اور عام مسلمانوں کو فوری حفاظتی اقدامات کرنے لازم ہیں۔

خدارا واقعہ کی نزاکت اور اہمیت کے پیشِ نظر اپنی تمام تر مصروفیات کو ترک فرما کر بلا تاخیر مندرجہ بالا پہلوؤں کی تصدیق کرتے ہوئے مزید وضاحت فرمائیں اور عملی اقدامات کے لئے راہنمائی فرمائیں۔(1)

خیر اندیش: سید محمد اخلاق

معرفت: محترم طارق اکرام صاحب

68-67، اُوور سیز ھاؤسنگ سوسائٹی بلاک 7/8

شہیدِ ملت روڈ۔ کراچی۔ فون: 4520299 فیکس: 4541849

(1) (اب دیگر کئی ذرائع سے بھی اس المناک واقع کی تصدیق ہو چکی ہے
جمعیت علماءِ جموں کشمیر کے صدر صاحبزادہ پیر عتیق الرحمٰن صاحب آف ڈھانگری شریف یہ حضرات اس سال حج کے لیے تشریف لے گئے تھے، انہوں نے بھی اس شدید بے حرمتی کے واقعہ کی تصدیق کی ہے۔

نیز محترم سید محمد اخلاق صاحب نے کراچی سے، حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزارِ مقدس کی بیدردی سے پامالی کے نام سے دستاویزات کا ایک مجموعہ شائع کیا ہے، جس میں ابواء شریف کی پرانی تصاویر، مفتیان کرام کے فتاویٰ اور دیگر اہم مواد موجود ہے۔)

الجواب بعون الملک الوھاب

محترم حافظ محمد فیاض صاحب (ادارہ معارفِ نعمانیہ شاد باغ لاہور) نے جب میری جانب یہ استفتاء بھیجا تو لرزتے قلم کا یہ جواب تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والصلوٰۃ واسلام علی رسولہ الکریم

محترم المقام سید محمد اخلاق صاحب ومحترم طارق اکرام صاحب!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ کی وساطت سے ایک ضمیر جھنجھوڑ دینے والی اور روح تڑپا دینے والی خبر

پہنچی، ان دشمنان اسلام نجدیوں نے اپنی بدبختی کا ایک اور ثبوت فراہم کیا ہے اور اپنے غیر مسلم آقاؤں کے ایجنڈے کے ایک حصے پر مزید عمل کر کے دکھایا۔

سید عالم نور مجسم ﷺ کے والدین کریمین طیبین طاہرین کے بارے میں ہرگز عدمِ ایمان کا عقیدہ نہیں رکھنا چاہیے، ان کی تعظیم وتکریم مسلمانان عالم پر لازم ہے۔

مسلمانوں کی قبور کی بڑی حرمت ہے خصوصاً سید عالم ﷺ کی والدہ محترم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار تو یقیناً شعائر اللہ سے تھا اور شعائر اللہ کی تعظیم تو ایمان کا حصہ ہے اور توہین نارِ جہنم کا سبب ہے۔

ایک عام مسلمان کی قبر کا اتنا احترام ہے کہ سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا

لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ فَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ

کہ تم میں سے کوئی آدمی آگ کے انگارے پر بیٹھ جائے جو اس کے کپڑے جلاتا ہوا اس کی جلد تک پہنچ جائے کسی قبر کے اوپر بیٹھنے سے بہتر ہے۔

(مسلم، کتاب الجنائز، باب النهی عن الجلوس علی القبر، جزء: 3، رقم الصفحة 62، رقم الحدیث 2292. دار الجیل)

(سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز، باب النهی عن القعود علی القبر، جزء: 3، رقم الصفحة 210، رقم الحدیث 3230، دار الکتاب العربی)

(سنن النسائی، کتاب الجنائز، باب التشدید فی الجلوس علی القبور، جزء: 3، رقم الصفحة 400، رقم الحدیث 2043، دار المعرفة)

کیا قبر پر بیٹھنے میں قبر کی زیادہ بے حرمتی ہے یا قبر پر بلڈوزر چلانے میں اس کی زیادہ بے حرمتی ہے؟

یقیناً سیدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار مقدس کی بے حرمتی کرنیوالوں نے جہنم کے انگارے گلے میں ڈال لئے ہیں۔

پھر دیکھیے نبی اکرم نورِ مجسم ﷺ نے تو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر نشانی کے لیے خود پتھر اٹھا کر رکھا تھا اور پتھر بھی بہت بڑا تھا۔

ملاحظہ ہو...... قَالَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ أُخْرِجَ بِجَنَازَتِهِ فَدُفِنَ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلاً أَنْ يَأْتِيَهُ بِحَجَرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهَا فَقَامَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ .... ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهِ وَقَالَ أَتَعَلَّمُ بِهَا قَبْرَ أَخِي وَأَدْفِنُ إِلَيْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِي.

''حضرت مطلب بن ابی وداعہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا آپ کا جسد اطہر لایا گیا پس دفن کیا گیا، نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ ایک پتھر اٹھا کر لائے، پس وہ اس پتھر کو نہ اٹھا سکا پس نبی اکرم ﷺ اس پتھر کے پاس گئے اور آپ نے اپنی کلائیوں سے کپڑا پیچھے ہٹایا پھر آپ نے وہ پتھر اٹھایا اور اسے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر کے پاس رکھ دیا اور فرمایا میں اس پتھر سے اپنے بھائی کی قبر پر نشانی لگاتا ہوں میرے اھل سے جو فوت ہوگا اس کو ان کے پاس دفن کرونگا۔

١.(سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز، باب فی جمع الموتی ' فی قبر و القبر یعلم، جزء:3، رقم الصفحۃ:203 رقم الحدیث:3208، دار الکتاب العربی)

٢.(السنن الکبری للبیھقی، کتاب الجنائز، باب اعلام القبر بصخرۃ، جزء: 2، رقم الصفحۃ:404، رقم الحدیث:6991، دائرۃ المعارف)

٣.(مشکوۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب دفن المیت ،الفصل الثانی، جزء: 1، رقم الصفحۃ:365، رقم الحدیث: 1711، المکتب الاسلامی)

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار مقدس کے پتھر دور گرانے والے کس منہ سے دینِ اسلام کا نام لیتے ہیں؟

جبکہ نبی اکرم ﷺ نے خود پتھر ایک قبر کے ساتھ پہچان کے لیے رکھا تھا اور پتھر بھی اتنا وزنی تھا کہ عام آدمی اسے نہ اٹھا سکا۔

ان نجدیوں نے اس قبیح حرکت سے نہ صرف مسلمانانِ عالم کی دل آزاری کی ہے بلکہ گنبدِ خضریٰ کے مکین رحمۃ للعالمین ﷺ کا بھی دل دکھایا ہے۔

ایک عام آدمی کے لیے اس کی والدہ کیسی بھی ہو اس کی قبر کی توہین باعثِ اذیت بنتی ہے، تو سید عالم ﷺ کو اس واقعہ سے کتنی اذیت پہنچی ہوگی اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا

کنز الایمان: بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(پارہ 22، سورۃ الاحزاب، الایۃ:57)

نبی اکرم نورِ مجسم ﷺ نے جو جعرانہ کے مقام پر اپنی رضاعی والدہ کا بھی اتنا احترام کیا تھا کہ امام المرسلین ہونے کے باوجود ان کے لیے اپنی چادر بچھائی۔ ملاحظہ ہو:

أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ - ﷺ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعِرَّانَةِ ...... إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ حَتَّى دَنَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ مَنْ هِيَ فَقَالُوا هَذِهِ أُمُّهُ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ.

"حضرت ابو طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو جعرانہ کے مقام پر گوشت تقسیم کرتے دیکھا اتنے میں ایک خاتون آئیں یہاں تک نبی اکرم ﷺ کے قریب جا پہنچیں پس آپ ﷺ نے اس خاتون

کے لیے اپنی چادر بچھادی وہ اس چادر پر بیٹھ گئیں (راوی کہتے ہیں) میں نے کہا یہ کون خاتون ہیں صحابہ نے کہا یہ نبی اکرم ﷺ کی رضاعی والدہ ہیں"

۱۔(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی بر الوالدین،جزء: 4، رقم الصفحة: 501، رقم الحدث: 5146، دار الکتاب العربی)

۲۔(مشکوۃ لامصابیح، کتاب الآداب ، باب السلام، الفصل الثانی، جزء: 3، رقم الصفحة:70، رقم الحدیث:4937، المکتب الاسلامی)

نبی اکرم ﷺ نے تو اپنی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظمت بھی اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے اس قدر اجاگر کی کہ ان کے لیے بھی چادر بچھائی تو آپ کی حقیقی والدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آپ ﷺ کے نزدیک کتنی عظمت ہوگی۔

ان قبریں اکھاڑنے والے بجوؤں نے سید عالم ﷺ کی حقیقی والدہ کے نیچے وہ پہلا خاکی بچھونا بھی نہ رہنے دیا۔

وَسَيَعۡلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوٓاْ أَيَّ مُنقَلَبٖ يَنقَلِبُونَ

کنز الایمان:اوراب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے

(پارہ:19، سورۃ الشعراء، الایۃ:227)

سید عالم ﷺ کے والدین کریمین کے ایمان کے بارے میں متقدمین و متاخرین نے بہت سی کتب و رسائل تصنیف کیے پس جن میں ثبوت ایمان پر آیات، احادیث اور آثار جمع کیے ہیں۔

صحیح بخاری میں حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: بُعِثۡتُ مِنۡ خَيۡرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ قَرۡنًا فَقَرۡنًا حَتّٰى

كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ "تمام بنی آدم کے ہر قرن وطبقہ میں بہتر سے بھیجا گیا ہوں یہاں تک کہ اس قرن میں ہوا جس میں پیدا ہوا"

(بخاری، كتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، جزء: 3، رقم الصفحة: 1305، رقم الحديث 3364، دار ابن كثير)

(مسند احمد بن حنبل، جزء: 14، رقم الصفحة: 446، رقم الحديث: 8857، مؤسسة الرسالة)

(شعب الايمان، حب النبی ﷺ، جزء:2، رقم الصفحة:519، رقم الحديث:1329، مكتبة الرشد)

اس سے ثابت ہوا کہ تخلیق حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی اکرم ﷺ کے حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں جلوہ گر ہونے تک ہر دور میں جو بہترین لوگ تھے نبی اکرم ﷺ کے نور کا مستقر ٹھہرے، وہ خیر تھے اور کفر و شرک والے تو خیر نہیں ہو سکتے، بلکہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لم اَزَلْ اُنُقَل من اصلاب الطيّبين الى الارحام الطيبات

(شرح زرقانی طبع مصر ۔۱/۲۰۴)

"میں ہمیشہ پاک مردوں کی پشتوں سے پاک مستورات کے پیٹوں میں منتقل ہوتا رہا"

یہ لوگ سید عالم ﷺ اور آپ کے والدین کریمین کیساتھ کس قدر دشمنی پے اتر آئے ہیں قرآن مجید کی ایسی واضح حقیقت کے باوجود اپنی بد باطنی کی وجہ سے خواہ مخواہ مسئلہ کو دوسری جانب پھیرنے کے درپے ہیں۔

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

کنز الایمان: یونہی مہر کر دیتا ہے اللہ جاہلوں کے دلوں پر۔

(پاره:21، سورة الروم ، الاية:59)

اگر انسان عقلِ سلیم سے ہی سوچ لے تو مسئلہ ویسے ہی بے غبار ہے۔

جس گود میں امام المرسلین ﷺ جلوہ گر ہوئے اگر وہ شرافتوں کا نکتہ عروج نہیں تو اور کون ہے؟

جس آغوش میں افتخارِ انبیاء ورسل علی نبینا وعلیہم السلام تجلی افروز ہوئے، اگر وہ بابِ فضیلت کا عنوان نہیں تو اور کون ہے؟

جس سلسلہ وواسطہ سے کائنات کی سب سے بڑی نعمت منصۂ ظہور تک پہنچی اگر وہ طیب طاہر نہیں تو اور کون ہے؟

جن والدین کریمین کی جز عین ایمان ٹھہری اگر وہ آشیانہ ایمان نہیں تو اور کون ہے؟

ان نجدیوں کی زبان کو اگر توفیق تعریف نہیں تو کم از کم توہین سے تو خاموش رہیں۔

اگر ان کے مناقب بیان کرنا ضروری یا صحیح نہیں سمجھتے تو انہیں گالیاں دینا ان پر کس نص سے فرض ہو گیا ہے؟

حالانکہ عظیم مفسر علامہ صاوی مالکی نے لکھا ہے

:قال المحققون: ان نسب رسول اللہ ﷺ محفوظ من الشرک فلم یسجد احد من آبائہ من عبداللہ اِلی آدم لصنم قط۔

(تفسیر صاوی ۲/۲۵)

"محققین نے کہا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا نسب شریف شرک سے محفوظ رہا، آپ کے آباء میں سے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر آدم علیہ السلام تک کسی نے قطعاً بت کو سجدہ نہیں کیا۔"

افسوس صد افسوس!

مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے ہرگز اپنے تعلقات استوار نہیں کرنے چاہییں، یہ ایسی مذموم حرکات سے مسلمانوں کو خانہ جنگی کے حالات کی طرف لے جا رہے ہیں۔

لیکن یہ لوگ یاد رکھیں ان شاء اللہ تعالیٰ غلامانِ رسول ﷺ کے بپھرے ہوئے جذبات ایک دن انہیں حجاز شریف سے نکال باہر کریں گے۔

پھر انہیں امریکی اور برطانوی آقاؤں کے سہارے بھی کام نہیں آئیں گے۔

حکومتِ پاکستان اور دوسری مسلم حکومتوں کو چاہیے کہ وہ اس واقعہ کی سنگینی کے پیشِ نظر سعودی حکومت پر سفارتی دباؤ بڑھائیں اور اس جرم کے مرتکب افراد کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

مسلمانو! یہ امتحان ہے غیرتِ ایمانی اور حلاوتِ ایمان کا

راسخ عقیدہ اور یقینِ محکم کا

رشتہ غلامی اور عہد وفا کا

اپنے ضمیر سے ہی فتویٰ لے لو بحیثیت امتی اس وقت آپ پہ کیا فرض عائد ہوتا ہے، دوسرا کوئی اقدام تو بعد کی بات ہے اپنے ضمیر کی آواز تو بلند کرو۔

اٹھو، اٹھو، اور ضرور اٹھو!

برہم ہوں بجلیاں کہ ہوائیں خلاف ہوں

کچھ بھی ہو اہتمامِ گلستاں کریں گے ہم

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو، آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا و مولٰنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین.

سانحۂ ابواء شریف

اے ایمان والو! آزمائش کی گھڑی آن پہنچی!

سعودی عرب میں ابواء شریف کے مقام پر سرورِ کونین ﷺ کی والدہ محترمہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک نہایت بے دردی سے مسمار کردی گئی۔

اے اہلِ اِسلام

کیا تمہارا جذبۂ ایمان ماند پڑ گیا؟

کیا تمہارا سوزِ یقیں جاتا رہا؟

کیا تمہارے لہو سے غیرت وحمیت ختم ہوگئی؟

کیا تمہارے بازوؤں کی قوت کمزور ہوگئی؟

اے غلامئ رسول ﷺ کا دَم بھرنے والو!

کیا اپنے آقا ﷺ کی ناموس کے مسئلے پر آنکھیں چُرانے لگ جاؤ گے؟

کیا اُمِ رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر کی بے حرمتی سن کر ہونٹوں پر بُزدلی کے تالے لگالو گے؟

کیا حضرت سیّدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ناموس کے چیلنج کیے جانے پر حیلہ سازیوں کا شکار ہو جاؤ گے؟

کیا اُمِ نبی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آخری آرامگاہ کچلے جانے پر تم اپنی آرامگاہوں میں مست رہو گے؟

اگر نہیں، تو دل دہلا دینے والے اس ظلم پر اب تک خاموش کیوں ہو؟

آخر اور کونسے مصرف کیلئے تم نے احتجاج کو سنبھال کے رکھا ہے؟

اُٹھو اور سَراپا احتجاج بن جاؤ

یہ امتحان ہے غیرتِ ایمانی اور حلاوتِ ایمانی کا۔ راسخ عقیدہ اور یقینِ محکم کا۔ رشتۂ غلامی اور عہدِ وفا کا۔

اپنے ضمیر سے فتویٰ لے لو

بحیثیتِ اُمتی اس وقت آپ پر کونسا فرض عائد ہوتا ہے اگر اس سانحہ کی خبر سے کلیجے میں آگ لگ گئی ہے تو اس کا دھواں باہر نکلنے دیجئے اپنے سانس اور دل کی دھڑکنوں کو وقف احتجاج کیجئے۔

نجدیوں کی اس سیاہ کاری کے ردِعمل میں وہ کرگذریے کہ کل قیامت کے دن شفیع المذنبین آقا ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے وقت ندامت نہ ہو۔

نوٹ: 1۔ آل پاکستان سُنّی تنظیموں کی طرف سے فیصلہ کُن تحریک کا اعلان جلد ہی کیا جائے گا۔

2۔ ہر شخص مذکورہ ہینڈ بل کو فوٹو سٹیٹ یا شائع کروا کر اس قلمی جہاد میں حصہ لے۔

قابل توجہ

دور حاضر میں الحاد ولادینیت کی تند و تیز آندھیوں سے اعتقاد و یقین کے آئینے گرد آلود ہو رہے ہیں۔

باطل قوتوں نے امت مسلمہ کو صحیح اسلامی عقائد سے بھٹکانے کا تہیہ کر رکھا ہے اسلام کے دور اوّل سے آج تک جو جمہور مسلمانوں کی فکری اور عملی راہیں تھیں ان سے کاروان اسلام کو ہٹانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

مسلم نوجوانوں کے زاویہ سوچ کو ٹیڑھا کرنے اور محراب فکر کو کج سمت کرنے کے لئے سازشوں کا جال بچھا دیا گیا ہے۔ کاروان حق ہر طرف سے حملوں کی زد میں ہے ان حملوں میں سے وہ حملے نہایت خطرناک ہیں جو نوک قلم سے کئے جارہے ہیں۔

امت مسلمہ کو ایسے حملوں سے بچانے کے لئے صحیح اسلامی لٹریچر کی نشر و اشاعت از حد ضروری ہے۔

"سنی قلم سوسائٹی" نے اس سلسلے میں ایک مؤثر کردار ادا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لہٰذا اصحاب ثروت سے اپیل ہے کہ وہ سوسائٹی کی طرف بھرپور تعاون کا ہاتھ بڑھائیں۔

تاکہ اس قلمی و علمی جہاد میں آپ بھی شریک ہو سکیں اور سوسائٹی اپنے عظیم مقصد کے حصول میں کامیاب ہو سکے۔

حافظ محمد آصف
سنی قلم سوسائٹی وسن پورہ لاہور

خاکِ ابوا کی پکار

کہہ رہی ہے خاکِ ابوا آج تجھ سے بار بار
کب اٹھیں گے شیر میرے، ہوں گے کب یہ ہوشیار

کچل دی ہے ظالموں نے مرقدِ اُمِ نبی
کفر کا فتویٰ بھی ان کا اب تلک ہے برقرار

منہ کو آتا ہے کلیجہ تذکرہ کیسے کروں
مضطرب ہے قلبِ مومن، خونِ مسلم بے قرار

اُن کی تربت پہ ہوئے ہیں حملہ آور بدمآل
جن کی عزت پہ ہزاروں لاکھوں مائیں ہیں نثار

کب تلک ارضِ حرم پہ جرم ہوگا احترام
کب تلک مشقِ ستم داں نیک بندوں کے مزار

یا الٰہی مل چکا کافی انہیں وقتِ ستم
کھینچ لے اُن کی لگامیں، کر انہیں اب گرفتار

سوئے سنی اٹھ بھی تو پردۂ غفلت چاک کر
منتظر ہیں تیری سطوت کے عرب کے ریگزار

کیا سکت باطل میں تیرے سامنے شوخی کرے
گر بنے تو ابن قاسم، گر بنے تو ذوالفقار

آج غیض وغم کے یہ جو چھیڑ بیٹھا ہوں میں تار
ہے زباں آصفؔ کی لیکن خاکِ ابوا کی پکار

عقائدِ سیدنا داتا گنج بخش
صراط مستقیم پبلیکیشنز 50
0315-0321-9407699

تعلیمات گنج بخش
از قلم